Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم:۔ پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ „
سہ ماہی ۷ „
ماہوار ۲½ „

فی پرچہ ۱ آنہ

۴ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۷ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۳۲ ہش - ۱۹ فروری ۱۹۵۳ء | نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۴ فروری۔ ابھی تک کھانسی اٹھتی ہے۔ گو پہلے سے کچھ فرق ہے۔ نیز پاؤں میں درد کی تکلیف ہے۔

۱۵ فروری۔ پاؤں میں کافی درد ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

لاہور ۱۸ فروری۔ مکرمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طبیعت غذا کے جانے کی وجہ سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمدللہ لیکن اصل بیماری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کھانے کی نالی ابھی تک بند ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس روز کی پیروی کی برکت

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا تعالےٰ کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر ص۸۲)

تمام صوبوں کی ضرورتوں اور فائدوں کا یکساں خیال رکھنے سے ہی پاکستان خوشحال ہو سکتا ہے

کوئی ملک ہمیشہ کے لئے بیرونی امداد پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایوان تجارت کے جلسے میں گورنر جنرل کی تقریر

ڈھاکہ ۱۸ فروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کہا ہے کہ پاکستان کی طاقت اور خوشحالی کا دارومدار اس امر پر ہے۔ کہ تمام صوبوں کی ضرورتوں۔ فائدوں۔ تجارت اور صنعت کا یکساں خیال رکھا جائے۔ مسٹر غلام محمد آج نرائن گنج میں ڈھاکہ نرائن گنج ایوانِ تجارت وصنعت کے سالانہ جلسے میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی خوشحالی کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کا ہر حصہ خوشحال رہے۔ اگر اس کے کسی فرد یا کسی حصے کے سامنے اس کا اپنا مفاد ہو۔ تو یہ بڑی نقصان دہ بات ہے ـــــ ملک کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر غلام محمد نے کہا۔ کہ حکومت اسی سلسلے میں بیرونی امداد حاصل کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ لیکن کوئی ملک ہمیشہ کے لئے بیرونی امداد پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہم اپنے ہاں اتنی پیداوار بڑھا لیں کہ وہ ملک کی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد بھی بچ رہے۔ آپ نے کہا۔ کہ کاشتکاروں کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے سے زیادہ رقبہ پر غذائی اجناس بوئیں۔ اور کھیتی باڑی کے بہترین طریقے استعمال کریں۔

مسٹر غلام محمد نے کہا۔ کہ حکومت ایسا سامان درآمد کرنے پر توجہ دے رہی ہے۔ جو پاکستان کی ترقی اور خاصکر اس کی صنعت کے لئے درکار ہے۔ نیز ایسا سامان بھی جس کی عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے ضرورت ہو۔

آپ نے کہا۔ کہ حکومت کی پالیسی یہ رہی ہے کہ برآمد پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔ حکومت کو صنعتوں کی ترقی اور تیار مال کی برآمد کا پورا پورا احساس ہے۔

پٹ سن کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ کہ گو حکومت نے پٹ سن کی کاشت کا رقبہ کم کر دیا ہے۔ تاہم جتنے رقبہ پر پٹ سن کی کاشت کی گئی ہے۔ اس سے بیالیس لاکھ گانٹھیں پیدا ہو سکیں گی۔ اور اسی طرح پچھلی فصل میں جتنی پٹ سن بچ گئی ہے۔ اس کو اور آئندہ فصل کو ملا کر ہم دنیا کی مانگ پوری کر سکیں گے۔ اس سے پہلے گورنر جنرل نے ایوانِ تجارت کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ کل صبح ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

کینیڈا منچوریا پر بمباری اور چین کی ناکہ بندی کے خلاف ہے

اوٹاوہ ۱۸ فروری۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیرسن نے کل رات پارلیمنٹ میں کہا کہ کینیڈا فی الحال منچوریا کے علاقوں پر بمباری اور چین کی ناکہ بندی کرنے کے خلاف ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ کینیڈا چین کے بارے میں سخت لیکن محتاط پالیسی پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

سوڈان کو یا مکمل آزادی حاصل ہوگی یا اسے مصر کے ساتھ الحاق کرنا ہوگا

مسٹر ایڈن کے بیان پر قومی رہنمائی کے مصری وزیر کا تبصرہ

قاہرہ ۱۸ فروری۔ مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر ڈاکٹر فواد جلال نے کہا ہے۔ کہ مصری برطانوی سمجھوتہ کے تحت سوڈان کو جن دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان کے تحت یا تو اسے مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ یا اسے مصر کے ساتھ الحاق کرنا ہوگا۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ سوڈان کو آزادی حاصل کرنے کے بعد اس امر کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ دولت مشترکہ میں شامل ہونے کی درخواست دے سکے۔ فواد جلال نے کہا۔ کہ اگر مسٹر ایڈن یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مکمل آزادی کے کچھ اور معنے ہو سکتے ہیں۔ تو اس صورت میں برطانوی مصری سمجھوتہ کالعدم ہو جاتا ہے۔

نہر سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کی بات چیت جلد ہی شروع ہو جائے گی (نجیب)

قاہرہ ۱۸ فروری۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کہا ہے۔ کہ نہر سویز کو برطانوی فوجوں سے خالی کرانے کے مسئلہ پر چند دنوں میں برطانیہ اور مصر کی بات چیت شروع ہو جائیگی۔ آپ نے کہا۔ کہ فوجوں کی واپسی کے مسئلہ پر دونوں حکومتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بات چیت صرف فوجوں کی واپسی کی تفصیلات پر ہوگی۔ اور اس بات پر بھی کہ واپسی کتنی مدت میں ہونی چاہیئے۔

پنجاب تقسیم کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

لاہور ۱۸ فروری۔ پنجاب تقسیم کمیٹی کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا۔ اس اجلاس میں پنجاب کی تقسیم سے پیدا ہونے والے مختلف تصفیہ طلب امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت گورنر پنجاب مسٹر چندریگر نے کی۔ مشرقی پنجاب سے کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے دو وزیر سردار اجل سنگھ اور چودھری لہری سنگھ آئے ہوئے تھے۔ مغربی پنجاب کی نمائندگی چودھری محمد حسین چٹھہ اور شیخ فضل الٰہی پراچہ نے کی۔ دونوں صوبوں کے چیف سکرٹری بھی اجلاس میں شریک تھے۔ ہندوستانی وفد آج لاہور سے ہندوستان روانہ ہو گیا۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود کا جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعہ بعد از نماز مغرب تعلیم الاسلام کالج ہال میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں زیر اہتمام جماعت احمدیہ لاہور و احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور جلسہ منعقد ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے پرزور درخواست ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ احباب شامل ہوں۔ اور غیر احمدی دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ ساتھ لانے کی سعی کریں۔

خاکسار شیخ نور احمد ایڈووکیٹ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

مصری صحافیوں کی کراچی میں مصروفیات

کراچی ۱۸ فروری۔ مصری صحافیوں نے جو پاکستان میں خیر سگالی کے دورہ پر آئے ہیں۔ آج کراچی کے صنعتی علاقوں کا معائنہ کیا۔ اس سے پہلے انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔

پراودا کا امریکہ پر الزام

ماسکو ۱۸ فروری روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے لکھا ہے۔ کہ تل ابیب میں روسی سفارت خانہ میں جو بم پھٹا تھا۔ اس کی ذمہ داری امریکی سامراجیت کے سر پر ہے۔

اسرائیل کو مزید امداد دینے سے مشرق وسطیٰ کا امن خطرہ میں پڑ جائیگا

واشنگٹن ۱۸ فروری۔ سات عرب ملکوں نے امریکہ کو ایک یادداشت میں کہا ہے۔ کہ اگر یہودی مملکت اسرائیل کو کسی قسم کی اور امداد دی گئی۔ تو اس سے مشرق وسطیٰ کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائیگی۔ یہ عرضداشت مصر کے سفیر متعینہ واشنگٹن نے تمام عرب ملکوں کی طرف امریکہ کے وزیر خارجہ کو پیش کی۔ یادداشت میں کہا گیا۔ کہ اگر امریکہ کی طرف سے اسرائیل کو اور مدد دی گئی۔ تو یہ امر سلگتی ہوئی آگ پر تیل ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ یہودی مملکت اسرائیل نے امریکہ سے مزید امداد کی درخواست کی تھی۔ یہ انتباہ اسی درخواست کے جواب میں کیا گیا ہے۔

مراکشی باشندوں کو موت کی سزا

رباط ۱۸ فروری۔ کاسا بلانکا کی فوجی عدالت نے مراکش کے دو آدمیوں کو سات فرانسیسیوں کے قتل کے الزام میں موت کی سزا دی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور
۱۹ فروری ۱۹۵۳ء

اندازے اور شانِ خطابت

گزشتہ جمعہ کو خود ساختہ فرقہ پرست علمائے کرام اور بندگان اغراض نے غنڈوں کے ذریعہ شرفا کو دھمکیاں دے کر لاہور میں ہڑتال کرائی اور اس روز دہلی دروازہ میں اشتعال انگیز تقریریں بھی فرمائیں ہڑتال اور جلسہ کے متعلق تسنیم۔ زمیندار اور آزاد میں جو روئدادیں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے مقررین کی بدحواسیوں۔ کذب طرازیوں اور اخبارات کی مبالغہ امیزیوں کا اچھی طرح پردہ چاک ہوتا ہے۔

جلسہ کی حاضری کے متعلق ہی تینوں مندرجہ بالا اخبارات کے اندازے ملاحظہ ہوں۔

مودودیہ اخبار "تسنیم" حاضری دس بارہ ہزار کے درمیان
احراری اخبار "آزاد" " ڈیڑھ لاکھ
خود فروش اخبار "زمیندار" " تین لاکھ

[ملہ دہلی دروازہ سے باہر نکلا کہ ناگاہ اس کی نگاہ انسانوں کے ایسے سمندر پر پڑی جس کا کنارہ نظر نہیں آرہا تھا (نامہ نگار خصوصی تسنیم)]

کتنے ملتے جلتے اندازے ہیں۔ کہتے ہیں کسی گاؤں میں قندھار کا ہرن در آیا۔ لوگوں نے لال بجھکڑ کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کہا یا تو یہ امرود ہے اور یا پھر ہاتھی ہے۔ یہاں ہمیں تین لال بجھکڑوں کا سوال درپیش ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ انہیں محکمہ امداد و شمار کی کلیدی اسامیوں پر فوراً ابھی سے تعینات کر دے کیونکہ اگر کوئی مرزائی لگ گیا تو مشکل پڑ جائیگی ملک و قوم کو ایسے صحیح اندازے کس طرح حاصل ہو سکینگے بات دراصل یہ ہے کہ گپ تک کے حدود نہیں ہوتے جھوٹ بولنا جب سرشت میں داخل ہو جائے تو آدمی بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کو ہم سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ البتہ تقسیم وراثت پر انہی کو لگانا چاہیئے۔ ورنہ ٹھیک ٹھیک حساب کس طرح ہو سکے گا۔

یہ تو ہے اخبارات کا عالم بالا اب ذرا علماء کرام کی تقریری شان ملاحظہ ہو۔

"مولانا ابوالحسنات نے حاضرین جلسہ کو پر امن رہنے کی تلقین فرمائی اور رسول اکرم کے سفر طائف کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم رحمت للعالمین کے نام لیوا ہیں۔ ...... اف نہیں کریں گے اور مظلومیت کی شان ہاتھ سے نہ جانے دینگے" (آزاد ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء)

کراچی۔ ملتان۔ منٹگمری۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ۔ لاہور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ مقامات میں اسی مظلومیت کی شان کا مظاہرہ تو کیا جا رہا ہے۔ اور سمندری کی احمدیہ مسجد کو جلانا۔ اوکاڑہ۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ میں جو قتل ہوئے۔ جلسوں میں لاقانونی کیلئے دعدے اور دستخط سارے اسی شان کی طفیل ہیں ورنہ خدا جانے کیا ہو جاتا ؎

علمائے کرام کیا کہنا
عجزِ عالی مقام کیا کہنا

مولوی محمد علی جالندھری نے کہا:-

"نمازی کی نماز اور حاجی کے حج کا تعلق اس کی اپنی ذات سے ہے ملک سے اس کا کوئی تعلق نہیں ملک کو دو ٹی چاہیئے وہ (خواجہ ناظم الدین۔ ناقل) ملک کے مسئلوں کو حل کرے"۔

یہ اس مولوی صاحب کی بات ہے جو خواجہ ناظم الدین سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ احمدیوں کو ان کے عقیدہ کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ جب نمازی کی نماز اور حاجی کے حج کا تعلق اس کی اپنی ذات سے ہے اور ملک سے اس کا کوئی تعلق نہیں تو کسی کے عقیدہ سے اس کا کیا تعلق ہے؟۔ بدحواسی کی خیر۔

یہی مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"آج علامہ حافظ کفایت حسین سے بہتر شیعہ۔ مولانا ابوالحسنات سے بہتر حنفی مولانا احمد علی سے بہتر دیوبندی کوئی نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مولانا احمد علی صاحب نے مولانا ابوالحسنات صاحب کو لکھ کر دیدیا ہے کہ میں ابوالحسنات کا ایک ادنیٰ رضاکار ہوں وہ جہاں چاہیں مجھے بھیجدیں"
(آزاد مذکور)

مولوی ابوالحسنات تو بیسیوں دفعہ دیوبندیوں کو کافر مرتد قرار دے چکے ہوئے ہیں کیا مولوی احمد علی صاحب ان کے ان فتاویٰ کی تکمیل میں دیوبندیوں کی طرف سے حکومت کو درخواست کرینگے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ہم (دیوبندی) خارج از اسلام ہیں اور اس طرح کیا مولوی ابوالحسنات بھی دیوبندیوں کے فتاویٰ قبول کر کے حکومت سے حنفیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی درخواست کریں گے؟

باقی رہے علامہ حافظ کفایت حسین صاحب تو ان کے متعلق شیعوں ہی سے استصواب کر لیا جائے۔ کہ آیا وہ بہترین شیعہ ہیں یا کیا ہیں؟۔

"حضرت امیر شریعت نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

اگر خواجہ ناظم الدین مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیتے تو ہمیں "کافر اکثریت" ہی قرار دیدیں"۔ (آزاد مذکور)

از روئے اسلام کسی حکومت کو اختیار نہیں کہ کسی کو "کافر" قرار دے۔ مگر جب احراریوں کا امیر شریعت اپنی شریعت کے مطابق یہ مطالبہ خود کر رہا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ البتہ امیر شریعت کو احراریوں کی مردم شماری بذریعہ حکومت کرا لینی چاہیئے۔

مولوی ابوالحسنات نے تمام علماء کی طرف سے فرمایا:-

"جب تک تاج و تخت ختم نبوت محفوظ نہیں ہوتا ہم آخری سانس تک آرام سے نہ بیٹھیں گے۔ خواہ اس رستے میں گولی، قید، پھانسی سے گزرنا پڑے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اگر گولی لگ کر ہم شہید ہو گئے تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام۔ میں پولیس، فوج تمام سرکاری ملازموں، افسروں اور حکمرانوں کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ ایک دن آنیوالا ہے۔ جس کی خبر قرآن دے چکا ہے۔ وہ دن قیامت کا ہے۔ بہشت اور دوزخ میں سے ایک ٹھکانا منتخب کرنے کا ہے اب تم خود سوچ لو کہ اگر تم نے ختم نبوت کے علمبرداروں پر گولیاں چلائیں تو تمہارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ آپ نے کہا میں اس فتوے کا اعلان کرتا ہوں کہ ایسی حکومت کی حمایت حرام ہے جو ختم نبوت کے محافظوں پر گولی چلائے"
(آزاد ۱۷ فروری)

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ کم از کم غریب مولوی ابوالحسنات صاحب پر گولی نہ چلائے خواہ وہ کچھ بھی کریں۔ ورنہ حکومت کو جہنم میں جانا پڑیگا پڑے گا۔ آپ (عطاء اللہ شاہ بخاری) نے جناح لیگ اسلام لیگ اور مسلم لیگ سے خطاب کر کے فرمایا

"تم ناموس مصطفےٰ کا تحفظ کرو میں تمہارے کتے پالنے کو تیار ہوں۔ میں تمہارے سوٗر چراؤں گا"

اللہ اللہ یہ ہیں آل رسول کہلانے والے جناح لیگ اسلام لیگ اور مسلم لیگ اور کتے اور سوٗر اور (نعوذ باللہ) تحفظ ناموس مصطفےٰ اور عطاء اللہ شاہ بخاری کیا شان خطابت ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ شاہ صاحب کو کسی عیسائی ملک میں بھیجدے وہاں انہیں اپنا من بھاتا کام بہت مل جائے گا۔

علماء غیر مسلم عناصر کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بن رہے ہیں

اسلامی ممالک میں علما کے لئے لائسنس ہونا ضروری ہے

علامہ ڈاکٹر اقبال کی شہادت حقہ

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جو شخص پاکستان کے حالات کو جانتا ہے اس کی موجودہ مشکلات سے آگاہ ہے اور اسے اپنے وطن عزیز سے محبت ہے وہ فوراً بھانپ سکتا ہے کہ اسوقت علماء نے جو ہنگامہ برپا کر رکھا ہے وہ کسی دشمنِ پاکستان طاقت کے اشاروں پر معرضِ وجود میں آ رہا ہے۔ اندرونی طور پر ملک کی غذائی صورت تشویشناک ہے۔ صوبائی عصبیت کے جذبات ملک کے لئے خطرہ بن رہے ہیں۔ نہروں کے پانی کا معاملہ انتہائی نزاکت اختیار کر چکا ہے۔ کشمیر کی الجھن جنگ کی صورت اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے ان پر خطر حالات کے باوجود علماء نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ۲۲ فروری کی تاریخ مقرر کر کے حکومت کو چیلنج کر دیا ہے کہ یا تو ہمارے مطالبات مانو ورنہ ہم پاکستان گیر ایجی ٹیشن شروع کرینگے مطالبات کیا ہیں؟ یہ کہ (۱) قائداعظم مرحوم کے مقرر کردہ وزیر خارجہ کو برخواست کر دو کیونکہ وہ "قادیانی" ہے (۲) ساٹھ سال کی جاری شدہ تحریک احمدیت کو غیر اسلامی قرار دو اور پاکستان کے لئے جانی و مالی قربانیاں دینے والے اچار دانگ عالم میں اسلام کے پھیلانے والے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو (۳) تمام احمدیوں کو ان کی اعلےٰ ملازمتوں سے یک قلم برطرف کر دیا جائے۔

جوں جوں ۲۲ فروری قریب آ رہی ہے۔ علماء عوام میں اشتعال پھیلا رہے ہیں اور ملک کے ایک امن پسند اسلامی فرقہ کے خلاف فساد پیدا کر رہے ہیں اس سلسلہ میں علماء کی حرکات صریح طور پر ملکی نظام اور حکومت کے وقار کو چیلنج ہیں جلسوں میں جو کچھ کہا جا رہا ہے وزیراعظم پاکستان کو جس طرح گالیاں دی جا رہی ہیں وہ سب پاکستان کی موجودہ مشکلات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے مترادف ہے۔ علما اس وقت عوام کو لاقانونیت پر ابھار رہے ہیں اور حکومت پاکستان کے خلاف ایک خطرناک تحریک جاری کر رہے ہیں۔ احمدیت اور احمدیوں کا سوال آج پیدا نہیں ہوا

(باقی ص۳ پر دیکھیئے)

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ ہی پوری کی ہے

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رویا

مورخہ ۲۸ جنوری ۵۲ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے اپنی وہ رویا بیان فرمائی تھی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہ حضور ایدہ اللہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ ۲۰ فروری کو چونکہ یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس لئے اس تقریب کی مناسبت سے حضور کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے۔ لیکن چونکہ

بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں

اس بات کے بیان کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے میں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا

جنوری کے پہلے ہفتہ میں

غالباً بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو (میں نے غالباً کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ میں اندازہ سے یہ کہہ رہا ہوں۔ کہ وہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تھی) میں نے ایک عجیب رویا دیکھا۔ میں نے جیسا کہ بارہا بیان کیا ہے۔ غیر ماموریں کا اپنے کسی رویا کو بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اور میں خود تو سوائے پچھلے ایام کے جبکہ اس جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بعض اہم خبریں مجھے دیں۔ بہت کم ہی اپنی رویا بتایا کرتا ہوں۔ بلکہ واللہ بہتر جانتا ہے یہ طریق درست ہے یا نہیں) میں

اپنے رویا و کشوف اور الہامات

لکھتا بھی نہیں۔ اور اس طرح وہ خود بھی کچھ عرصہ کے بعد میری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ابھی لاہور میں مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک امر کے سلسلہ میں میرا ایک

بیس پچیس سال کا پرانا رویا

یاد کرایا پہلے تو وہ میرے ذہن میں ہی نہ آیا مگر بعد میں جب انہوں نے اس کی بعض تفصیلات بیان کیں۔ تو اس وقت مجھے یاد آگیا۔ تو میری یہ عادت نہیں ہے۔ کہ میں رویا و کشوف بیان کروں۔ لیکن چونکہ اس رویا کا تعلق

بعض اہم امور

سے ہے۔ نہ صرف ایسے امور سے جو کہ میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ ایسے امور سے بھی جو بعض سابق انبیاء کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف وہ بعض سابق انبیاء کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ آئندہ رونما ہونے والے دنیا کے اہم حالات سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ اس رویا کا اعلان کروں۔ اور میں نے اس کے اعلان سے پہلے خدا تعالیٰ سے اس بارہ میں دعا بھی کی ہے۔ اور استخارہ بھی کیا ہے۔ تاکہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی بات خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے خلاف نہ ہو۔

وہ رویا

یہ تھا کہ میں نے دیکھا میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے۔ وہاں کچھ عمارتیں ہیں۔ نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز ہیں۔ بہرحال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں۔ وہاں کچھ لوگ ہیں۔ جن کے متعلق میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے۔ میں ان کے پاس ہوں۔

اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسر پیکار ہے۔ یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں۔ اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے اور وہ حملہ اتنا شدید ہے۔ کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔ اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا۔ اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی۔ تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ جس میں میں تھا۔ تب میں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں۔ اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اس وقت میں رویا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔ اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا۔ تو رویا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں

انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں۔ اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے۔ کہ میلوں میل ایک آن میں طے کرتا جا رہا ہوں۔ اس وقت مجھے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور میرے پیچھے ہی

جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں۔ مگر شائد ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہو گا۔ کہ مجھے رویا میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر میں چلتا چلا جاتا ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو

دامنِ کوہ

کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے رویا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے۔ یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے۔ اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی۔ اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑے گا۔ تو اس اس طرح دوڑے گا۔ اور پھر فلاں جگہ جائے گا چنانچہ رویا میں جہاں میں پہنچا ہوں۔ وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے۔ کہ ایک خاص راستہ ہے۔ جسے میں اختیار کرونگا۔ اور اس رستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے

دنیا میں بہت اہم تغیرات

ہوں گے۔ اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں۔ تو اس مقام پر مجھے کئی پگ ڈنڈیاں نظر آتی ہیں۔ جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے۔ اور کوئی کسی طرف میں ان پگ ڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ پر جانا چاہیئے۔

اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ مجھے کس راستہ سے جانا ہے اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں اس وقت میں اس سڑک کی طرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے۔ اور وہ مجھے آواز دیکر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں۔ اور میں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے۔ اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا۔ وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا۔ اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا۔ وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔ اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہٹا ایسا معلوم ہوا کہ میں

زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں۔ اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پگ ڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں اس طرف۔ اس طرف نہیں اس طرف۔ مگر میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں۔ اور درمیانی پگ ڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔

(اس جگہ کی شکل رویا کے مطابق اس طرح بنتی ہے)

مغرب

دامن کوہ کا علاقہ

دایاں پہاڑی راستہ

شمال

بایاں پہاڑی راستہ

جنوب

بڑی سڑک جس پر میں دوڑ رہا ہوں

مشرق

جب میں تھوڑی دور چلا۔ تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے۔ جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے اور میں کہتا ہوں میں اسی راستہ پر آ گیا۔ جو خدا تعالےٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رویا میں میں اس کی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی پگ ڈنڈی پر جو چلا ہوں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو دیا میں دکھایا گیا ہے۔ اس میں

بائیں راستہ سے مراد

خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں۔ اور

دائیں راستہ سے مراد

خالص دینی طریق۔ دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہونگی۔ اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہونگی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا۔ کہ دیکھو قرآن شریف نے امت محمدیہ کو امۃً وسطاً قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ امت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگ ڈنڈی کی یہ تدبیر ہے۔ کہ راستہ گو درست راستہ ہے۔ مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ اتنی دور کہ نہ اسکے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ اور نہ اسکے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ اس راستہ کے بعد پانی آئے گا۔ اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس وقت میں راستہ پر چلتا تو چلا جاتا ہوں۔ مگر ساتھ ہی کہتا ہوں

وہ پانی کہاں ہے؟

جب میں نے یہ کہا وہ پانی کہاں ہے تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں۔ وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں۔ اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بئے وغیرہ کے گھونسلے نہائت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اوپر سے گول ہیں۔ جیسے اژدھا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بئے کے گھونسلے سفیدی۔ زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا وہ پانی پر تیر رہی ہیں۔ اور ان کے اوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو ان کو چلا رہے ہیں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ یہ

بُت پرست قوم

ہے۔ اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں ان کے بُت ہیں۔ اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں۔ اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لے جانے کے لئے نظر نہ آئی۔ تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی۔ اور ایک بُت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے

مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے۔ اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی۔ اور شرک کی برائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان

اردو نہیں بلکہ عربی ہے

چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں۔ اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رویا میں ہی مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں۔ یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو ان کی زبان کوئی اور ہے۔ مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے

عربی میں تقریر

کر رہا ہوں۔ اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت اس پانی میں غرق کئے جائیں گے اور خدا کے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا۔ کہ مجھے معلوم ہوا کہ اسی کشتی نما بُت والا جس پر میں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بت والا بت پرستی کو چھوڑ کر

میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے۔ اور موحّد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اثر بڑھنا شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا۔ مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دوسری طرف پہونچ گئے۔ تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ ان بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اس پر جو لوگ موحّد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

بتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں۔ اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے یہ اس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں۔ اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسکے بعد میں کھڑا ہو گیا۔ اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے۔ مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی یہ تبلیغ میں ان کو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں۔ تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں۔ تو یکدم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔ اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب میں نہیں بول رہا۔ بلکہ

خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامی طور پر

باتیں میری زبان پر جاری کی جا رہی ہیں۔ جیسے خطبہ الہامیہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے۔ کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے با اثر اور مفید وجود تھا۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے۔ اور میں نے اس کا اسلامی نام

عبد الشکور

رکھا ہے۔ میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ میں اب آگے جاؤنگا۔ اس لئے اے عبد الشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے۔ اور شرک کو مٹا دے۔ اور تیرا فرض ہوگا۔ کہ اپنی قوم کو

اسلام کی تعلیم

پر عامل بنائے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لونگا

اور یہ کہونگا۔ کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ ان کو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں

اسلام کی تعلیم کے اہم امور

کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے۔ اور محمدؐ اسکے بندہ اور اسکے رسول ہیں۔ اسے کلمہ پڑھتا ہوں اور اسکے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔ جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالےٰ نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں

انا محمد عبدہٗ و رسولہٗ

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔

انا المسیح الموعود اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے۔ **وانا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ** اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنے اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب ہی میں مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ

میں مسیح موعود ہوں

اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ **مثیلہ** میں اس کا نظیر ہوں **و خلیفتہ** اور اس کا خلیفہ ہوں یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا۔ اور اسکے اخلاق کو اپنے اندر لے لے گا۔ وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں

میں وہ ہوں

جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب میں کہتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔ تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں۔ جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی ہیں اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ رؤیا میں جو

ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی۔ اس میں یہ بھی خبر تھی کہ جب وہ موعود بھاگے گا۔ تو ایک ایسے علاقہ میں پہونچے گا جہاں ایک جھیل ہوگی۔ اور جب وہ اس جھیل کو پار کرکے دوسری طرف جائیگا تو وہاں ایک قوم ہوگی۔ جن کو وہ تبلیغ کرے گا۔ اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی۔ تب وہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگے گا اس قوم سے مطالبہ کرے گا۔ کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وہ قوم انکار کر دے گی اور کہے گی ہم لڑکر مر جائینگے۔ مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کرینگے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کردو۔ اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں یہ تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا۔ بڑے زور سے اعلان کرتی ہے۔ کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑکر فنا ہو جائینگے۔ مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرینگے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو

وہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔

اس کے بعد میں پھر ان کو ہدایتیں دے کر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دے کر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرکے آگے

کسی اور مقام کی طرف

روانہ ہوگیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں۔ چنانچہ اسی نئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں جب میں واپس آؤنگا۔ تو اے عبدالشکور میں دیکھونگا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے۔ موحد ہو چکی ہے۔ اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے۔ یہ وہ رؤیا ہے۔ جو میں نے جنوری ۱۹۴۴ء مطابق صلح ۱۳۲۳ھش دیکھی۔ اور جو غالباً ۵ اور ۶ کی درمیانی رات بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ہو تھا، رکی گئی۔

جب میری آنکھ کھلی

تو میری نیند بالکل اڑگئی۔ اور مجھے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آنکھ کھلنے پر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ گویا میں اردو بالکل بھول چکا ہوں اور صرف عربی ہی جانتا ہوں۔ چنانچہ کوئی گھنٹہ بھر تک میں اس رؤیا پر غور کرتا اور سوچتا رہا۔ مگر میں نے دیکھا کہ میں عربی میں ہی غور کرتا تھا۔ اور اسی میں سوال و جواب میرے دل میں آتے تھے۔

اس رؤیا میں

تین پیشگوئیوں کی طرف اشارہ

کیا گیا ہے۔ ایک پیشگوئی تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں نے ہی کی ہے۔ یا کسی سابق غیر معروف نبی نے اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ کس نبی کی پیشگوئی ہے اور آیا دنیا کے سامنے اس رنگ میں یہ پیشگوئی پیش بھی ہو چکی ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دو اور پیشگوئیوں کی طرف بھی اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی پیشگوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ

انیس سو سال سے کنواریاں

میرا انتظار کر رہی تھیں۔ وہ درحقیقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے۔ جس کا انجیل میں ذکر آتا ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤنگا۔ تو بعض قومیں مجھے مان لیں گی۔ اور بعض قومیں انکار کریں گی۔ آپ ان

اقوام کا تمثیلی رنگ میں ذکر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کچھ کنواریاں اپنی اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ وہ دولہا کے انتظار میں بیٹھی رہیں بیٹھی رہیں اور بیٹھی رہیں۔ مگر دولہا نے آنے میں بہت دیر لگائی۔ جو عقلمند تھیں۔ انہوں نے تو اپنی مشعلوں کے ساتھ تیل بھی لے لیا تھا۔ مگر جو بے وقوف تھیں انہوں نے مشعلیں تو لے لیں۔ مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ جب دولہا نے بہت دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں۔ تب وہ جو بے احتیاط عورتیں تھیں۔ انہوں نے معلوم کیا۔ کہ ان کا تیل ختم ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے دوسری عورتوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیل نہیں دے سکتیں۔ اگر دے دیں تو شائد ہمارا تیل بھی ختم ہو جائے۔ تم بازار میں جاؤ شائد تمہیں وہاں سے تیل مل جائے۔ جب وہ مول لینے کے لئے بازار گئیں تو پیچھے سے دولہا آپہنچا۔ اور وہ جو تیار تھیں اس کو ساتھ لے کر قلعہ میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد باقی عورتیں بھی آئیں۔ اور دروازے کھٹکھٹا کر کہنے لگیں ہمارے لئے بھی دروازہ کھولا جائے ہم اندر آنا چاہتی ہیں۔ مگر دولہا نے جواب دیا۔ تم نے میرا انتظار نہ کیا۔ تم نے پوری طرح احتیاط نہ برتی۔ اس لئے اب صرف انہی کو حصہ ملے گا جو چوکس تھیں۔ تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولا جا سکتا یہ درحقیقت حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنی بعثت ثانیہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی جو انجیل میں پائی جاتی ہے پس رؤیا میں میں نے جو یہ کہا کہ

"میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال
سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر
انتظار کر رہی تھیں"۔

اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ

خدا تعالےٰ میرے زمانہ میں

یا میری تبلیغ سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالےٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں۔ ان قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اور جو حضرت مسیح ناصریؑ کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائے گا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ سے ایمان لانے والی سمجھی جائیں گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ **مثیلہ و خلیفتہ**۔ اس خدائی الہام نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی۔ آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے یعنی اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی۔ خدا تعالےٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی۔ کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکا نہ دے۔ اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں۔ جو واقعہ کے خلاف ہو۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا میاں یہ خط ہے۔ جو تمہاری پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لکھا۔ اس خط کو "تشحیذ الاذہان" میں چھاپ دو یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ میں نے اسی وقت ان کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ خط لے لیا۔ اور ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تشحیذ میں شائع کرا دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ میں نے اس وقت بھی اس خط کو غور سے نہیں پڑھا۔ حضرت سرمصری

طور پر پڑھا۔ اور اشاعت کے لئے دے دیا۔ لوگوں نے اس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں۔ مگر

مَیں خاموش رہا

اس کے بعد بھی بار بار یہ سوال میرے سامنے لایا گیا مگر ہمیشہ میں نے یہی جواب دیا۔ کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ خبریں ہیں اسے بتایا بھی جائے۔ کہ یہ تمہارے متعلق خبریں ہیں یا ہرگز یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئیاں ہیں وہ دعوےٰ بھی کرے۔ کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ مثال کے طور پر میں نے بعض دفعہ بیان کیا ہے۔ کہ ریل کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ ماننے والے مانتے ہیں۔ کہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ وہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ریل خود دعوےٰ بھی کرے۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فلاں پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور اسی قسم کی دوسری پیشگوئیاں بارہا میرے سامنے رکھیں۔ اور اصرار کیا۔ کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق ظاہر کروں۔ مگر میں نے انہیں ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کیا کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ تو زمانہ خود بخود گواہی دے دیگا۔ کہ ان پیشگوئیوں کا میں مصداق ہوں۔ اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانہ کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔

دونوں صورتوں میں

مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق نہیں۔ تو میں مجھ کو کیوں گنہگار بنوں کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ اور اگر میرے ہی متعلق ہیں۔ تو مجھے جلدبازی کی کیا ضرورت ہے۔ وقت خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ غرض جیسے الہام الٰہی میں کہا گیا تھا۔ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں" (تذکرہ ۱۴۶)

...یا نہ یہ سوال اتنی دفعہ کیا اتنی دفعہ کی کہ ہر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ اس لمبے عرصہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خبر موجود ہے مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یوسف کے بھائیوں نے یہ کہا تھا کہ تو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا۔ یا ہلاک ہو جائے گا۔ اور یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ (تذکرہ ص ۵۵۱) اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آرہی ہے۔ (تذکرہ ص ۴۸۵) بتاتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہوگی۔

میں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا۔ کہ یہ میرے متعلق ہیں۔ بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا۔ اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں۔ اسلئے میں ہی ان کا مصداق ہوں تو اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ کسی کشف یا الہام کا تائیدی طور پر ہونا ایک زائد امر ہوتا ہے لیکن خدا تعالےٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا۔ اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج میں نے

پہلی دفعہ

وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے۔ اس لئے میں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بچتا تھا اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے۔ مگر آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں۔ اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے......

.......پس اللہ تعالےٰ نے میرے لئے میں یہ نہیں کہتا کہ دوسروں کے لئے بھی۔ کیونکہ کوئی دوسرا شخص کسی غیر مامور کے کشف یا الہام کو ماننے کا مکلف نہیں لیکن بہرحال میرے لئے خدا تعالےٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور خدا تعالےٰ نے ایک ایسی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے رکھ دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ پیشگوئی کہ کنواریاں دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہونگی۔ ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔ مثیل مسیح اس کنواریوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور لے جائے گا۔ اور وہ قومیں جو اس برکت پائیں گی۔ خوشی سے پکار اٹھیں گی کہ ہوشعنا۔ ہوشعنا۔ اس وقت انہیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا نصیب ہوگا۔ اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اول پر سچا ایمان نصیب ہوگا

. . . .

. . . . اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دے کر حقیقت گالیاں دے رہی ہیں۔ لیکن مقدر یہی ہے کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک درخت پیدا ہوگا کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیح سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے نیچے بسیرا کریں گی اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی اور جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے۔ ویسے ہی زمین پر آجائے گی۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ

جیسا کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں۔ حضور نے تحریک جدید کے وعدوں کے لئے اس سال

۱۲؍ فروری

آخری تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ اس لئے سب جماعتوں کی فہرستیں اور دوستوں کے وعدے ۱۲؍ فروری تک سپرد ڈاک ہو جانے چاہئیں۔ صرف وہ وعدے جن پر ڈاکخانہ کی ۱۲؍ فروری تک کی مہر ہوگی قبول کئے جائیں گے۔ اس لئے جلدی فرمایئے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے وقت اور کرایہ نامہ

نرخنامہ اشتہارات

اشتہار کی جگہ	انگریزی ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	انگریزی ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر	اردو ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	اردو ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر
دوسرا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰ روپے	۵۵۰ روپے	۷۵۰ روپے	۴۰۰ روپے
دوسرا کور نصف صفحہ	۵۵۰ ،	۳۰۰ ،	۴۰۰ ،	۲۵۰ ،
تیسرا کور پورا صفحہ	۷۰۰ ،	۳۷۵ ،	۵۰۰ ،	۳۰۰ ،
تیسرا کور نصف صفحہ	۳۷۵ ،	۲۰۰ ،	۲۷۵ ،	۱۷۵ ،
چوتھا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰ ،	۵۵۰ ،	۷۵۰ ،	۴۰۰ ،
چوتھا کور نصف صفحہ	۵۵۰ ،	۳۰۰ ،	۴۰۰ ،	۲۵۰ ،
عام صفحہ پورا	۲۷۵ ،	۱۵۰ ،	۲۰۰ ،	۱۲۵ ،
عام صفحہ نصف	۱۵۰ ،	۸۵ ،	۱۰۰	۶۵ ،
دوسرے کور کے مقابل کا صفحہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نقشہ کی دوسری طرف یا fly leaf نمبر ۱ کے سامنے کا صفحہ (این ڈبلیو آر کے نقشہ کی دوسری طرف)		۳۰۰ ،	—	۲۷۵ ،

(ا) ایک سطر کا اشتہار ایک صفحہ پر ۱۰ روپے۔
(ب) ایک سطر کا اشتہار دو صفحات پر ۱۸ روپے۔
(ج) ایک سطر کا اشتہار تین صفحات پر ۲۴ روپے۔
(د) ایک سطر کا اشتہار چار صفحات پر ۲۸ روپے۔
(ہ) ایک سطر کا اشتہار پانچ صفحات پر -/۳۰ + -/۳ روپے ہر زائد سطر کیلئے۔

نوٹ:- انگریزی اور اردو ایڈیشنوں میں ساتھ ساتھ اشتہار دینے کی صورت میں ۵ فیصدی مزید رعایت دی جاتی ہے وقت اور کرایہ نامہ کے شائع شدہ صفحہ کا سائز "۸×"۵ ہے۔

۵ فیصدی ٹیکس اشتہارات اور اجرت اشتہارات دونوں پیشگی ادا کرنے ہونگے۔ ادائیگی اس دفتر کو نقد کرنی ضروری ہوگی۔ اگر چیک کے ذریعہ کی جائے تو چیک چیف کیشیر اینڈ خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ہونا چاہئیے۔ اور اس دفتر میں بھیجا جائے۔

جنرل مینجر کمرشل پبلسٹی

سیکرٹری زراعت مقرر کئے جائیں

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں ایک سیکرٹری زراعت مقرر کر کے فوراً اس کے نام اور پتہ سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

رشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی سابق متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً ربوہ اپنے پتہ سے اطلاع دیں اگر کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (وکیل الدیوان تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے"

(نظارت بیت المال ربوہ)

(۱) مجلہ جمائل شریف بطرز یسرنا القرآن ہدیہ ساڑھے چار روپیہ
(۲) دس بڑے قاعدے فی ۱۰ ارمیزان چھ روپے
(۳) پانچ چھوٹے قاعدے فی ۴ر میزان سوا روپیہ
یعنی بجائے بارہ روپے کے صرف دس روپیہ میں دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ سے منگوائیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

مکرم سعید صاحب مینجر فیض ایجنسی گوبکی

رقمطراز ہیں:۔

"ہم نے حبوب اطہر آپ کے دواخانہ سے منگوا کر کئی مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے تھے۔ یا اسقاط کی تکلیف تھی۔ یا سوکھ سوکھ کر مر جاتے تھے اور وہ بفضل خدا آپ کی دوائی کے استعمال سے صاحب اولاد ہیں۔ آپ کی دوائی واقعی اکسیر اور تیر بہدف ہے۔ آپ نے سالہاسال کی محنت کے بعد خلق خدا کو فائدہ پہنچا کر دواخانہ خدمت خلق کو اسم بامسمیٰ بنا دیا ہے۔ ضرورت مند احباب سے میں اپنے تجربہ کی بناء پر پر زور سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس دواخانہ کی طرف رجوع کریں۔

قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

امتحان منشی فاضل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے گیس پیپرز منگوائیں۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ۱۹۵۴ء کے نصاب کیلئے تعلیمی تحفہ طلب کریں:۔

امیر برادرز اُردو بازار راولپنڈی

حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام احمدیت

گجراتی زبان میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

میں روپیہ کیوں اور کیسے بچاتا ہوں؟

ایک کاریگر سے سنئیے

میں ایک کارخانے میں کام کرتا ہوں۔ میرے کنبے میں کئی چھ بچے اور بڑے ہیں۔ میرے لئے کمانا بھی ضروری ہے اور بچانا بھی۔ یہ ایسی ہی سیدھی بات ہے جیسے دو اور دو چار اور دو میں سے دو گئے تو صفر! مجھے روزانہ اُجرت ملتی ہے۔ اگر میں اسے روز ہی خرچ کر دوں تو آئندہ کے لئے کہاں سے لاؤں؟ لیکن میں دو آنے روز بھی بچا سکوں تو دو دن میں چار آنے ہو جاتے ہیں....... اس طرح اچانک ضرورتوں کے لئے کافی روپے جمع ہو سکتے ہیں، جن سے شاید کوئی اپنا کام بھی شروع کیا جا سکے۔

میں بچائی ہوئی ریزگاری سے ۵ روپے یا ۱۰ روپے والے بچت کے تمسک خرید لیتا ہوں۔ ان پر مجھے ۴½ فیصدی نفع ملتا ہے۔ ۱۲ سال میں مجھے ہر دس روپے پر ۵ روپے اور مل جائیں گے۔ اتنے عرصے میری رقم حکومت کے پاس محفوظ رہیگی اور حکومت اس کو ایسے کاموں میں لگا سکے گی جس میں ہم سب کا بھلا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جسے بچانا نہ آئے وہ اچھا کاریگر نہیں......

سیونگز سرٹیفکیٹس کی تفصیلات

۱۔ دس روپیہ والے بارہ سالہ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک پندرہ روپیہ ہو جاتی ہے یعنی اس پر ۴½ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ اٹھارہ ماہ بعد اور پانچ روپیہ والے سرٹیفکیٹ بارہ ماہ بعد بُھنائے جا سکتے ہیں۔ ہر چھ سالہ دس روپیہ والے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک بارہ روپیہ دو آنے ہو جاتی ہے یعنی اس پر ۳½ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ ۱۲ ماہ بعد بُھنائے جا سکتے ہیں۔

۲۔ حکومت سرمایہ اور نفع کی ذمہ دار ہے

۳۔ منافع پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جاتا۔

۴۔ یہ تمام ڈاک خانوں سیونگز بیورو اور مقررہ ایجنٹوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بچت کی عادت ڈالیئے

سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

پاکستان

سیونگز سرٹیفکیٹس اور

ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس

یونائیٹڈ

ڈی اے پی۔۵۰

حب اطہر (رجسٹرڈ): اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۱۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

علماء غیر مسلم عناصر کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بن رہے ہیں

(بقیہ صفحہ ۲)

جس نے انہیں اچانک بے چین کر دیا ہو اور مطالبات اپنی ذات میں جس قدر غیر معقول، غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہیں وہ سب پر عیاں ہے خود علماء بھی علیحدگی میں اس کو محسوس کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ اس وقت پاکستان دشمن عناصر کا آلۂ کار بن رہے ہیں اور اپنے نصب العین یعنی تخریب پاکستان کے لئے اس فساد انگیزی اور عوام کی غلط رہنمائی کو بہترین طریقہ خیال کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اندھا دھند جلسے جلوس اور ہڑتالیں کرا کے ملک کا امن برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ حکومت کے اراکین اور ملک کے سنجیدہ بہی خواہ علماء کی ان تفرقہ انگیز حرکات پر قابو پائیں اور انہیں دشمنوں کا آلۂ کار بن کر ملک کو تباہ کرنے کی اجازت نہ دیں۔ اس جگہ صائب الرائے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے میں علامہ اقبال کی شہادت اس بارے میں درج کرتا ہوں۔ علامہ موصوف نے لکھا ہے:۔

"ہم آہنگی ہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام سیاسی و تمدنی مشکلات کا علاج ہے۔ ہندی مسلمانوں کے کام اب تک محض اس وجہ سے بگڑے رہے کہ یہ قوم ہم آہنگ نہ ہو سکی۔ اور اس کے افراد اور بالخصوص علماء اوروں کے ہاتھ میں کٹ پتلی بنے رہے۔ بلکہ اس وقت ہیں" (مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۳۹۶-۷ و ۳۹۷)

ایک دوسرے مضمون میں علامہ نے کمال اتاترک کے علماء پر پابندی عائد کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذیل کی رائے کا اظہار فرمایا ہے کہ:۔

"رہا علماء کا لائسنس حاصل کرنا۔ آج مجھے اختیار ہوتا تو یقیناً میں اسے اسلامی ہند میں نافذ کر دیتا۔ ایک اوسط مسلمان کی سادہ لوحی زیادہ تر افسانہ

تراشی ملاّ کی ایجادات کا نتیجہ ہے۔ قوم کی مذہبی زندگی سے ملاؤں کو الگ کر کے اتاترک نے وہ کام کیا جس سے ابن تیمیہ یا شاہ ولی اللہ کا دل مسرت سے لبریز ہو جاتا"۔

(رسالہ احمدیت اور اسلام صفحہ ۲۵)

وقت آ چکا ہے کہ یا تو علماء اپنے پرانے طریقے دشمنان وطن کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بننے کے ترک کر دیں اور پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے کچھ کریں اگر وہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ ملک کے ارباب اقتدار کو غور کرنا چاہیئے کہ کب تک یہ طریقے جاری رہیں گے اور کب تک پاکستان کو اس طرح ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلا جائے گا۔ پاکستان کے بنتے وقت قائد اعظم کے ارشادات اور ان کے دعووں کا مذاق کب تک اڑایا جائے گا۔ کب تک ہلڑ بازی سے اس آزاد ملک کے آزاد شہریوں کی حریت کو پامال کیا جائے گا۔ وقت کی نزاکت کا تقاضا ہے کہ تمام اہل ملک ایک متحدہ اور متفقہ محاذ قائم کریں اور اندرونی و بیرونی دشمنوں کا مقابلہ اتحاد تنظیم اور یقین محکم سے کریں:

ولادت

خاکسار کے فرزند قریشی عبد المنان کو اللہ تعالیٰ نے ۲/۷ کی صبح سوا تین بجے فرزند عطا فرمایا ہے۔ مولود مسعود کی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(قریشی عبد اللطیف)

ماسکو ۱۷ فروری:۔ روس کے اخبار "لٹریری گزٹ" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ یہودی مملکت اسرائیل دیدہ و دانستہ ایسے حالات پیدا کر رہی ہے کہ اس میں کسی عرب کا گزارہ نہ ہو سکے۔ اس وقت اسرائیل ہٹلر کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ اس میں نسلی امتیاز کا وہی جذبہ ہے۔ جو نازیت کے زمانہ میں جرمنی میں تھا۔

کشمیر کی گفت و شنید ناکام ہو گئی؟

پاکستان اور بھارت کے وفود واپس جا رہے ہیں!

جنیوا ۱۸ فروری:۔ پاکستان کا جو وفد مسئلہ کشمیر کے متعلق یہاں ڈاکٹر گراہم کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اس کے ارکان نے جمعہ کو پاکستان واپس جانے کا انتظام کر لیا ہے۔ اگر ان کی روانگی سے قبل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فوجوں کی تعداد مقرر کرنے کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت میں مصالحت نہ ہو سکی۔ تو اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ موجودہ مذاکرات بھی ناکام ہو گئے ہیں —— پاکستانی وفد کے سیکرٹری جنرل مسٹر آفتاب احمد خان نے استفسار کو بتایا۔ کہ ڈاکٹر گراہم نے ۱۴ فروری کو تیسری بار ہمارے سامنے اس سلسلے میں کچھ تجاویز پیش کی تھیں ۱۵ فروری کو ہم نے ڈاکٹر گراہم کے ساتھ اس موضوع پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اور کل ہم نے انہیں اپنے جواب سے مطلع کر دیا ہے۔ بھارتی مندوبین جو کل روانہ ہونے والے ہیں۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ ہمیں گراہم کی تجاویز کے متعلق بھارتی رد عمل کا علم نہیں ہے۔ اور نہ ہی بھارتیوں کو ہمارے رد عمل کا۔ تاہم ہمیں یقین ہے۔ کہ سمجھوتے کا امکان نہیں ہے، کیونکہ ڈاکٹر گراہم نے ابھی تک کوئی مزید سلسلہ جنبانی نہیں کی۔

سیکرٹری جنرل نے مزید بتایا کہ جہاں تک ہم پاکستانیوں کا تعلق ہے ہم ابھی تک۔ سلامتی کونسل کی ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء والی قرارداد سے متفق ہیں۔ ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ اور کونسل کو کوئی قدم اٹھانا ہی پڑے گا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ سلامتی کونسل آخر کیا کرتی ہے۔ (اے پی پی)

ہائیڈروجن بم کے متعلق وائٹ ہاؤس میں خفیہ اجلاس

لندن ۱۸ فروری:۔ صدر آئزن ہاور نے اپنی پوری کابینہ کے ایک خفیہ اجلاس میں ایٹمی حملے کے مقابلے کے لئے امریکہ کی تیاری اور روس کی ایٹمی قوت کے متعلق زبردست انکشافات کئے ہیں۔ اور امریکہ کے ایٹم بموں کے گھریلو اور "غیر ملکی" ذخائر کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

اس بات کے آثار بھی موجود ہیں۔ کہ سابق صدر ٹرومین نے روس کی ایٹمی قوت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ ان سے صدر آئزن ہاور کے خیالات مختلف ہیں —— سب سے زیادہ جس خفیہ راز کو آشکار کیا گیا ہے۔ وہ امریکہ میں ہائیڈروجن بم کی ترقی کی رفتار کے متعلق ہے۔ (اے پی پی)

برما کیلئے امریکی اسلحہ مہیا کیا جا رہا ہے؟

رنگون ۱۸ فروری:۔ پچھلے ہفتہ سے اخبارات میں یہ اطلاعات چکر لگا رہی ہیں۔ کہ برما کو امریکہ کی طرف سے اسلحہ اور گولہ بارود سپلائی کرنے کے مسئلہ پر اعلیٰ سطح پر بات چیت کی گئی ہے۔ مگر اس موضوع کے خلاف بڑی لے دے ہو رہی ہے۔

مگر حکومت برما نے اس اطلاع کی پرزور تردید کی ہے سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برمی افواج کے سپریم کمانڈر جنرل نی ون نے امریکی سفارت خانے کے ساتھ اسلحہ وغیرہ کی سپلائی کے متعلق کوئی گفت و شنید نہیں کی۔ اس اطلاع کو بھی بے بنیاد اور غلط قرار دیا گیا کہ جنرل نی ون نے برما میں برطانوی فوجی مشن کے صدر ایئر کموڈور اے۔ ایل۔ ایس وارڈ کے ساتھ نئے انگریزی دفاعی معاہدے پر بات چیت کی ہے۔ (اے پی پی)

پاکستان کی برقی ضروریات کا سروے

لندن ۱۸ فروری:۔ عالمی بنک جو پاکستان کی فوری ضروریات کا سروے کر رہا ہے۔ عنقریب اس سلسلے میں اپنی پوزیشن واضح کرے گا۔ کہ وہ پاکستان اور دیگر دولت مشترکہ کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے کس قدر مالی امداد بہم پہنچا سکے گا۔

پاکستان کی وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر نسیم احمد کئی روز سے عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ دیگر عہدہ داران کے ساتھ مذاکرات ابھی جاری ہیں۔ اور اس ہفتہ کے آخر تک ختم نہیں ہو سکتے۔ (اے پی پی)

دولت مشترکہ کی رکنیت سوڈان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے!

لندن ۱۸ فروری:۔ جنرل نجیب کے اس بیان کے سلسلے میں کہ سوڈان یا تو بالکل آزاد رہ سکتا ہے یا مصر کے ساتھ الحاق کر سکتا ہے۔ بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ دولت مشترکہ کے ارکان نئے ممبروں کو تلاش نہیں کرتے پھر رہے ہیں۔ اور نہ ہی حکومت برطانیہ کی یہ پالیسی ہے۔ کہ سوڈان کو دولت مشترکہ میں لایا جائے —— دار العوام میں جنرل نجیب کے بیان پر کافی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مسٹر ایڈن نے بھی اس امر کا اعادہ کیا ہے۔ کہ سوڈان کی مکمل آزادی میں یہ حق بھی شامل ہے۔ کہ خود مختار ہو جانے کے بعد جس ملک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا چاہے کر لے یہاں تشویش کے اظہار کے باوجود اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ یہ مسئلہ ابھی فرضی ہے۔ جیسا کہ مسٹر ایڈن نے کہا ہے۔ کہ سب کو احتیاط اور ضبط سے کام لینا چاہیئے۔ جس سے برطانوی پالیسی کا عندیہ

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد لطیف عرصہ سے کھانسی اور گلے کی تکلیف سے بہت بیمار ہے مخلصین احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے واسطے دعا فرمائیں۔

محمد شریف احمدی ملازم ڈسٹرکٹ ہسپتال لائلپور

درخواست دعا:۔ مکرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ جو پچھلے سال اعصابی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس کے اثرات تاحال دور نہیں ہوئے۔ اعصابی کمزوری کے باعث آسانی سے چل پھر نہیں سکتے۔ موصوف اپنی ترقی قویٰ روحانی و جسمانی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب کرام خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔